خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر295 | جمعرات 14 شعبان-1417ھ 26 فتح 1375ہش 26 دسمبر1996ء

دعا سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔ اور یہی معنی اس دعا کے ہیں پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد' اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے جو اصلاح کا موجب ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا جو اس نے انسانی تربیت اور تکمیل کے واسطے مہیا کئے ہیں۔ ان کا خیال کرکے اس کا شکریہ کرے اور غور کرے کہ اتنے قویٰ اس کو کس نے عطا کئے ہیں۔ انسان شکر کرے یا نہ کرے۔ یہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ لیکن اگر فطرت سلیم رکھتا ہے اور سوچ کر دیکھے گا تو اس کو معلوم ہوگا کہ کیا ظاہری اور کیا باطنی ہر قسم کے قویٰ اللہ تعالیٰ ہی کے دیئے ہوئے ہیں اور اسی کے تصرف میں ہیں۔ چاہے تو ان کو شکر کی وجہ سے ترقی دے اور چاہے تو ناشکری کی وجہ سے ایک دم ضائع کر دے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 642)

Election 97

جماعت احمدیہ کی طرف سے انتخابات سے لاتعلقی کا اعلان

قومی وصوبائی اسمبلیوں میں احمدیوں کے لئے مخصوص کی گئی نشستوں پر انتخابات کے پروگرام کا اعلان ہو چکا ہے جسے قومی اخبارات نے بھی شائع کیا ہے۔ اس بارے میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بار بار اس امر کی وضاحت کی جاچکی ہے کہ قومی اسمبلی یا کسی بھی صوبائی اسمبلی میں احمدیوں کے لئے مخصوص نشستوں پر انتخاب میں حصہ لینا احمدی اپنے اعتقاد اور ضمیر کے منافی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان نشستوں پر انتخاب لڑنے کے لئے امیدوار کو حضرت محمد ﷺ سے قطع تعلق کا اعلان کرنا پڑتا ہے اور یہ اعلان جماعت احمدیہ کے عقائد کے مطابق کسی طرح بھی ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد نے اپنے ایمان اور عقیدہ کے عین مطابق انتخابی فہرستوں میں بطور ووٹر اپنے ناموں کے اندراج نہیں کرائے اور اگر کسی احمدی کا ووٹ کسی انتخابی فہرست میں درج بھی ہے تو ایسا اس کی اطلاع اور رضامندی کے بغیر ہوا ہے اور ایسے ووٹوں کی منسوخی کے لئے متعلقہ افراد کی جانب سے متعلقہ حکام کو اطلاع دی جاچکی ہے۔

اس صورت حال میں کہ احمدیوں نے اپنے ووٹ نہیں بنوائے' احمدیوں کے حلقہ نیابت اور نمائندگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی لئے پچھلے تمام انتخابات میں جماعت احمدیہ کی طرف سے اس امر کی بار بار وضاحت ہوتی رہی ہے کہ احمدی ان نشستوں پر انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتے اور نہ ہی اس کے خواہش مند ہیں۔

اس واضح صورت حال کے بارے میں جماعت احمدیہ تحریری طور پر بھی چیف الیکشن کمشنر کو مطلع کر چکی ہے اور یہ بات ریکارڈ پر لائی جاچکی ہے۔

اس قسم کے انتخابات میں اگر کوئی مفاد پرست کسی نشست پر بطور احمدی حصہ لیتا ہے تو وہ کسی صورت میں احمدیوں کا نمائندہ نہیں کہلا سکتا اور نہ ہی اسے احمدی اپنا نمائندہ تسلیم کرتے ہیں اور نہ ہی اسے احمدیوں کا نمائندہ قرار دیا جانا چاہئے۔

ملک خالد مسعود
ناظر امور عامہ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

آپس کے تعلقات کو بہتر کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

فرمایا۔ اپنے بھائی کا مال و متاع ضائع کرنے سے بچو اور اس کی غیر حاضری میں اس کے مال کی دیکھ بھال کرو۔ آج کی دنیا میں تعلقات خراب کرنے کی وجوہات میں اہم ترین وجہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے مال پر حرص کی نظر ہوتی ہے اور اگر ایک دوسرے کا مال بددیانتی سے کھایا جاسکتا ہے تو لوگ کھاتے ہیں۔ بلکہ سکیم بنا کر بھی کھاتے ہیں اور اگر نہیں کھاتے تو اس لئے کہ کوئی سامنے ہے اور جہاں پیچھے ہٹا وہاں اس کی غیوبت میں اس کا مال کھانا شروع کر دیا۔ کلام الٰہی اس کی مثال دیتا ہے کہتا ہے کہ دیکھو ہر قوم میں اچھے اور برے لوگ ہیں بعض یہود ایسے ہیں کہ ان کو ڈھیروں بھی تم دے دو وہ دیانتداری سے کام لیتے ہیں یعنی دیانتداری صرف کسی ایک قوم یا ایک مذہب کا خاصہ' حصہ نہیں۔ ہر خدا کے بندے میں بعض خوبیاں پائی جاتی ہیں اور بعض ایسے بدبخت ہیں کہ جب تک تم سامنے کھڑے رہو اس وقت تک تم سے دیانت کا سلوک کریں گے ذرا تم نے آنکھ جھپکی یا منہ موڑا اور وہ تمہارے لئے بددیانت ہو گئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر کی دیانت سکھانے کے لئے غائب کی دیانت پر زور دے رہے ہیں۔ جو شخص عدم موجودگی میں دیانتدار ہے اس سے بڑا دیانتدار کوئی نہیں ہو سکتا ورنہ حاضر میں تو بددیانت بھی بعض دفعہ دیانت کر جاتے ہیں۔ پس یہ بات اپنی ذات میں پیدا کریں' اپنے ماحول میں پیدا کریں۔ اپنے بچوں کو سکھائیں کہ سامنے کی دیانتداری تو بدخلقوں کو بھی نصیب ہو جایا کرتی ہے کیونکہ سامنے ہونے کا ایک خوف ہے مگر پیچھے دیانتداری' یہ اصل خلق ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس خلق کو اور بھی زیادہ بڑھا کر پیش فرمایا ہے۔ فرمایا ہے صرف یہ نہیں کہ دیانتداری کرو بلکہ اس کے مال کی حفاظت کرو۔ اس کی آنکھیں بن جاؤ' اس کے کان بن

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اعلیٰ کے بیٹے مکرم ظہیر احمد صاحب باجوہ واقف زندگی حال مقیم واشنگٹن کا ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے۔ خدا کے فضل سے اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم تنویر احمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ دارالعلوم جنوبی (ب) ربوہ کی نانی محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم جلال دین صاحب وفات یافتہ آف شیخوپورہ مورخہ 96-12-19 بروز جمعرات فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بقضاء الٰہی

باقی صفحہ 7 پر

بغیر دکھ اور تکالیف کے برداشت کرنے کے خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوا کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

26- فتح 1375 ھش   26 - دسمبر 1996ء

ساری دنیا کے لئے دعائیں

ہم میں سے ہر شخص اپنے لئے' اپنے بیوی بچوں کے لئے' اپنے رشتہ داروں کے لئے' اور اپنے دوستوں کے لئے دعا کرتا ہے اور دوسروں سے کرواتا بھی ہے۔ ان سارے لوگوں کو ہم اپنے قریب سمجھ کر یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کی زندگیاں بہتر ہوں۔ یہ آرام وسکون سے زندگی بسر کر سکیں اور ترقی پر ترقی کرتے چلے جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں سنتا بھی ہے اور قبول بھی کرتا ہے اور یہ بات ہمیں بڑا اطمینان بخشتی ہے۔ پہلے تو دعا کا کرنا ہی ہماری تسلی کا باعث ہوتا ہے اور پھر جب دعا قبول ہو جاتی ہے اس سے طمانیت قلب حاصل ہوتی ہے اور ہمارا اس بات پر یقین بڑھتا ہے کہ ہم سائل ہیں اور خدا تعالیٰ دینے والا۔ ہم مانگتے ہیں اور وہ ہمیں دیتا ہے اور جوں جوں یہ یقین بڑھتا ہے۔ ہم دعاؤں میں زیادہ مصروف ہوتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن ایک ایسی دعا ہے جو ہے تو بہت ضروری لیکن شائد کرتے بہت کم لوگ ہیں۔ وہ دعا یہ ہے کہ ساری دنیا کی کیفیت دیکھ کر خدا تعالیٰ سے یہ چاہا جائے کہ ساری دنیا میں امن ہو جائے۔ ساری دنیا کو سکون دل نصیب ہو اور ساری دنیا خدا تعالیٰ کے قریب آجائے۔ حقیقت یہ ہے کہ دعا کا ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ ہم خدا کے قریب آجائیں۔ خدا کے قریب آنے سے ہی ہماری زندگی بہتر ہو سکتی ہے ہمیں اطمینان قلب اور سکون حاصل ہو سکتا ہے۔

پس جب ہم اپنے لئے یہ دعا کرتے ہیں تو اس وقت بسا اوقات ہم ساری دنیا پر نظر نہیں دوڑاتے۔ ساری دنیا پر نظر دوڑائیں تو ہمیں لڑائی جھگڑے نظر آتے ہیں۔ فسادات نظر آتے ہیں۔ جنگیں نظر آتی ہیں۔ آپس کے بگڑے ہوئے تعلقات نظر آتے ہیں۔ کہیں رنگ و نسل کا جھگڑا ہے۔ کہیں امارت و غربت کا جھگڑا ہے۔ اور اس طرح کے کئی جھگڑے موجود ہیں۔ لیکن یوں لگتا ہے کہ ہم میں سے اکثر لوگ ان باتوں کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور اپنے لئے اور اپنوں کے لئے دعائیں کرتے بھی ہیں اور کراتے بھی ہیں۔ حالانکہ حقیقی امن ہمارے لئے اور دوسرے لوگوں کے لئے اسی صورت میں میسر آسکتا ہے کہ ساری دنیا امن کی زندگی گزار رہی ہو۔ اگر کسی ایک علاقے میں بھی جنگ جاری ہے تو وہ لوگ تو جنگ کے زیر اثر ہیں ہی ہم جو کسی اور علاقے میں رہ رہے ہیں ہم بھی وہاں کی خبریں پڑھ کر کڑھتے ہیں۔ دل کو تکلیف ہوتی ہے اور اس تکلیف کا ہمارے پاس کوئی چارہ بھی نہیں ہوتا۔ ہم کسی طرح بھی ان لوگوں کی مدد کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ اور اگر آج کل دیکھا جائے تو دنیا کے بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں انسانیت ایسی زندگی گزار رہی ہے جس کا سن کر بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس سب کچھ کے باوجود ہمارے اختیار میں کچھ نہیں۔ ہم کر کچھ نہیں سکتے سوائے ایک بات کے اور وہ ہے دعا۔ جس طرح ہم اپنے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں دوسرے لوگوں کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ ساری انسانیت کے لئے ہمیں دست بدعا رہنا چاہئے۔ ساری انسانیت کا امن وسکون ہی ہمارے لئے امن وسکون پیدا کر سکتا ہے۔ ورنہ اگر جسمانی تکلیف نہ بھی ہو تو کون کہہ سکتا ہے کہ دوسرے علاقوں کی تکلیف کا حال پڑھ کر ہمارے ذہنوں کو کچوکے نہیں لگتے۔

پس یہ بہت ضروری ہے کہ ہماری دعا میں ساری دنیا شامل ہو۔ اور ہم ساری دنیا کے لئے یہ چاہیں کہ وہ بہتر زندگی گزار سکے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے اسی سلسلے میں ایک خطبے میں فرمایا تھا:۔

"ہر احمدی کو ہر روز تضرع کے ساتھ اور عاجزی کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے خدا تیرے یہ بندے تجھ سے دور ہو گئے اور دور چلے جا رہے ہیں تو اپنے وعدوں کو پورا کر اور ایک انقلاب بپا کر اور ایسے سامان پیدا کر دے اپنے فضل اور اپنی رحمت سے کہ یہ تیری طرف آنا شروع ہو جائیں۔ اور تیرے غضب سے بچ جائیں۔ اور تیرے پیار اور تیری رحمت کے یہ وارث بن جائیں۔ اور یہ تیرے بندے بن جائیں۔ شیطان کے بندے نہ رہیں۔ اور بڑی کثرت سے دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ واقع میں ایسا ہی کر دکھائے۔ یہ دعائیں کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم نے جنتوں میں کچھ کئے بغیر تو نہیں جانا۔"

حضرت صاحب کے اس ارشاد میں نہ صرف دعا کی تلقین کی گئی ہے بلکہ تضرع کے ساتھ اور عاجزی کے ساتھ دعا کی تلقین کی گئی ہے۔ دعا تو معمولی طور پر بھی اپنی زبان سے کچھ لفظ کہہ دینے سے ہو جاتی ہے۔ لیکن قبول عام طور پر وہی دعا ہوتی ہے جو تضرع اور عاجزی کے ساتھ کی جائے اور تضرع اور عاجزی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کیفیت کا پوری طرح علم ہو۔ دنیا کن مشکلات میں سے گزر رہی ہے اور یہ مشکلات حل کرنا صرف اور صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ وہی فضل اور رحم کرے تو یہ مشکلات حل ہو سکتی ہیں اور اس نے یہ وعدہ بھی کیا ہوا ہے کہ وہ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ دعاؤں کے ذریعے انقلاب پیدا ہوتے ہیں۔ اور انقلاب پیدا ہو کر لوگوں کو امن وامان نصیب ہوتا ہے۔

یہ بات بھی سمجھنے اور سمجھانے کی ہے کہ دنیا میں جو خرابی بھی نظر آرہی ہے جن مشکلات میں سے بھی ہم گزر رہے ہیں دنیا گزر رہی ہے وہ خدا تعالیٰ سے دوری کا نتیجہ ہے خدا تعالیٰ کے قرب کا مطلب یہ ہے کہ ہم ہر بات ٹھیک طور پر کریں۔ ہر شخص سے انصاف کریں ہر شخص سے بہتر طریق پر معاملہ کریں کیونکہ یہی وہ بات ہے جس سے خدا تعالیٰ خوش ہو سکتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو خوش کرنے ہی کا نام ہے اس کے قریب جانا۔ جو لوگ خدا کے قریب ہیں وہ کبھی کسی غلط بات کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ بری بات ان کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتی۔ وہ ہمیشہ اچھی باتیں ہی کرتے ہیں اور نیکی ہی ان سے سرزد ہوتی ہے۔ اگر انسان واقعی خدا تعالیٰ کے قریب ہو جائے تو وہ مشکلات سے بھی بچ جاتا ہے اور اس کی محبت بھی حاصل کر لیتا ہے۔ اور اگر قریب نہ ہو تو جن حالات میں سے گزرتا ہے انہیں اس کا غضب بھی کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ دعا یہ کریں کہ لوگ خدا کی طرف جانا شروع ہو جائیں۔ یعنی خدا سے یہ دعا کریں کہ اے خدا یہ تیری طرف آنے لگ جائیں۔ تیری پیار کی نظر ان پر پڑنے لگے۔ تو ان سے رحمت کا سلوک کرے۔ اور یہ رحمت کا سلوک انہیں تیری مزید رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنا دے۔ یہ بندے تیرے بندے بن جائیں۔ جو لوگ خدا سے دور ہیں وہ خدا کے نہیں بلکہ شیطان کے بندے ہیں ہم یہ دعا کریں کہ اے خدا جو لوگ تجھ سے دور ہیں وہ بھی تیرے قریب آنے لگیں اور تیرے بندے بن جائیں۔ اور صرف تضرع اور عاجزی ہی سے دعا کرنے کا نہیں کہا گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بڑی کثرت سے دعائیں کی جائیں۔ دعا کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ایک دفعہ ایک بات خدا سے کہہ دی اور پھر چپ کر گئے اور سوچا کہ ہم نے کہہ تو دیا ہے اب یہ بات ہو جانی چاہئے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ سے جب دعا کی جاتی ہے تو بار بار دعا کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جب تک ہم اپنے اضطرار کا اظہار نہ کریں۔ جو دعا کی کثرت کا تقاضا کرتا ہے اس وقت تک قبولیت کے درجے تک نہیں پہنچتی۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے۔

پس آیئے ہم سب مل کر ساری دنیا کے لئے دعا کریں اور خدا تعالیٰ سے کہیں کہ اے خدا تو اپنے وعدوں کو پورا کر۔ ایک انقلاب برپا کر اور ایسے سامان پیدا کر دے کہ یہ لوگ تیری طرف آنا شروع ہو جائیں۔ اور تیرے پیار اور تیری رحمت کی نظر ان پر پڑنے لگے۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

(اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے (-) کہ ہم نے ہر چیز کی ایک تقدیر بنائی ہوئی ہے ایک اندازہ مقرر کیا ہوا ہے اگر دیر بھی ہو تو تم بدظنی نہ کرنا بالآخر ہم اس بات کو تمہارے حق میں پورا کر کے دکھائیں گے۔ اگر رزق کا ابتلاء ذرا لمبا بھی ہو جائے یا کچھ دیر کے لئے تم سمجھو کہ ابھی تک تو کچھ نہیں ہوا تو خدا سے ایسا جلد بازی کا سودا نہیں کرنا۔ خدا سے سودا تو ایسا کرنا ہے کہ اس کی خاطر دے دیا اور پھر توکل کر لیا کہ بس جس کو دیا ہے وہی ہمارا سہارا ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے دن انتظار کرنا شروع کر دو کہ اب چھت پھٹے اور پیسہ گرنا شروع ہو جائے۔ اگر اس طرح خدا کا معاملہ ہو تو جتنے بے ایمان ہیں وہ سب سے زیادہ چندے ادا کریں۔ دنیا کے جتنے حریص ہیں وہ مالی قربانیوں میں سب سے زیادہ آگے بڑھ جائیں کیونکہ ان کو پتہ ہو گا کہ کل جتنا دیں گے اس کے دوسرے دن اس سے زیادہ مل جائے گا۔ تو یہ قانون اس طرح نہیں چلتا کہ بے وقوف انسان کو بھی نظر آجائے بلکہ دنیا دار کی آنکھ پر ایک پردہ رہتا ہے' وہ ان چیزوں کو نہیں دیکھتا۔ لیکن صاحب تقویٰ جان رہا ہوتا ہے کہ میری قربانی کے بعد کچھ آزمائشیں بھی آئیں لیکن بالآخر خدا نے وہاں سے دیا جہاں سے مجھے توقع نہیں تھی۔ یہ مضمون ایک خاص حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے (جہاں سے وہ خیال نہیں کرتا) کا مطلب یہ ہے کہ روزمرہ کے جو عام طریق تمہیں کچھ ملنے کے ہیں اگر ان سے ہی خدا تمہیں واپس کرے تو تمہارا نفس یہ بھی بدظنی پیدا کر سکتا ہے کہ یہ تو ملا ہی کرتا تھا' یہ تجارت ہماری تھی اس نے آخر چمکنا ہی تھا' دنیا میں ترقی ہوتی رہتی ہے ترقی ہو گئی تو کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں معاملہ کرتا ہوں' تمہارے تقویٰ کو قبول کرتا ہوں' تمہارے توکل کی شرم رکھتا ہوں پھر تم سے ایسے طریق سے معاملہ کرتا ہوں کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ جس رستہ سے مجھے عطا کیا گیا ہے یہ عام دستور کا رستہ نہیں ہے اس سے ہٹ کر بات ہوئی ہے' خدا کا خاص معاملہ ہے۔ اور یہ ہے وہ اصل نعمت جو متقی کے لئے مقدر ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ تقویٰ کا وہ پھل ہے جس کی دنیا کے لحاظ سے کوئی قیمت مقرر ہی نہیں کی جا سکتی۔ ایک آدمی کو ہزار روپیہ کہیں سے اتفاقاً مل جاتا ہے وہ آتا ہے اور خرچ بھی ہو جاتا ہے اس کی لذت آئی اور ختم ہو گئی لیکن جب اس کو یہ پتہ چلتا ہے کہ خدا نے اپنی رحمت اور خاص فضل سے مجھے اس طرح عطا کیا تھا تو لامتناہی لذت عطا ہوتی ہے۔ یہ ایسی لذت ہے جس پر فنا نہیں آتی۔ وہ اپنے بچوں کو سناتا ہے اور وہ واقعہ اس کے بچے اس کے پوتوں کو سناتے ہیں اور یہ واقعات نسلاً بعد نسل چلتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا میں سے ایک شخص اس طرح تھا جس نے خدا سے یہ معاملہ کیا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ یہ معاملہ کیا۔ جو لذت (اس) کی ہے وہ تو لذت ہی ایک بالکل الگ لذت ہے۔ وہ شخص جو چند پیسے یا چند کوڑیاں خدا کے حق میں سے مار رہا ہے اور وہ ان ساری نعمتوں سے محروم ہو رہا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ جو کچھ اس نے حاصل کیا ہے' وہ سارا بے برکتی کے سوا کچھ بھی نہیں وہ بیماریاں حاصل کر رہا ہے وہ مصیبتیں اور حادثات حاصل کر رہا ہے' وہ ذہنی پریشانیاں حاصل کر رہا ہے' وہ روزمرہ کی زندگی کی الجھنیں حاصل کر رہا ہے۔ وہ روپیہ اس کے کام نہیں آرہا۔ برخلاف اس کے جو شخص خدا کی خاطر تقویٰ کے ساتھ قربانی کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے معاملات کو سیدھا رکھتا ہے اس کی ساری زندگی کا کفیل ہو جاتا ہے۔ اس مضمون کو بھی سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اس کو ضرور زیادہ پیسے دیتا ہے' جیسا کہ (کلام الٰہی) کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ رزق کا لفظ خدا تعالیٰ کی ہر عطا پر آتا ہے ہر چیز جو بندے کو ملتی ہے وہ رزق کہلاتی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ اپنے بندے جو پیار کی باتیں کر رہا ہوتا ہے وہ بھی رزق ہے کشوف دکھا رہا ہوتا ہے وہ بھی رزق الٰہی ہے۔ اس میں روحانی رزق بھی شامل ہے اور جسمانی رزق بھی شامل ہے۔ تو جب خدا یہ وعدہ کرتا ہے کہ میں اسے رزق عطا فرماؤں گا تو مراد یہ نہیں ہے کہ صرف دنیا کے پیسے دے گا بلکہ روحانی رزق سے بھی اس کو لذت آشنا کرے گا اور ایسے ایسے طریق سے اس کو روحانی رزق عطا فرمائے گا کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ جیسا کہ حضرت مریم کے معاملے میں کلام الٰہی بیان فرماتا ہے کہ حضرت ذکریا جب حضرت مریم کے محراب (یعنی کمرہ) میں داخل ہوا کرتے تھے اور دیکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے بڑے عظیم الشان رزق عطا ہوئے ہیں تو حیرت سے پوچھا کرتے تھے کہ اے بچی تیرے پاس یہ چیزیں کہاں سے آئیں۔ اس سے یہ مراد نہیں تھا کہ کچھ تحفے ان کی نظر بچا کے پہنچ جایا کرتے تھے مراد یہ ہے کہ حضرت مریم کو خدا کی طرف سے عشق الٰہی اور معرفت کی ایسی ایسی باتیں عطا ہوتی تھیں جو ایک نبی کو بھی تعجب میں ڈالتی تھیں۔ جس نبی کا یہ اپنا مضمون تھا جس کے گھر کی بات تھی وہ حیرت سے دیکھتا تھا یہ تو اپنی ہے یہ تو خدا کی نبی بھی نہیں اور خدا اس کو ایسے اعلیٰ رزق عطا فرما رہا ہے۔ تو اس سے صرف دنیا ہی نہیں سنورتی بلکہ دین بھی سنورنے لگتا ہے اور اس رنگ میں سنورنے لگتا ہے کہ انسان تصور بھی نہیں کر سکتا کہ خدا تعالیٰ اس طرح اس کے دین کو سنوارتا چلا جائے گا۔

بہرحال اس مضمون پر ایک خطبہ کافی نہیں ہے کیونکہ مالی معاملات کے بعض پہلو ابھی بیان ہونے والے ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سے تقویٰ سے تعلق رکھنے والے مضمون ہیں جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ جڑ سے بات شروع کی جائے۔ پہلے خدا تعالیٰ سے معاملات درست کرنے کے متعلق بات ہو تاکہ پھر بندوں کے معاملات خود بخود اس کے نتیجہ میں درست ہونے لگ جائیں۔ بہرحال ہر احمدی جڑ کی طرف توجہ رکھے اور ہر احمدی یہ یاد رکھے کہ خدا جس جڑ کی توقع رکھتا ہے وہ ثابت کی صفت رکھنے والی جڑ ہے۔ اس قوت کے ساتھ مضبوط گڑی ہوئی ہو کہ اس کے اوپر ایک عظیم الشان تقویٰ کا درخت تیار ہو اور ابتلاء سے بالاتر ہو جائے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی بندوں سے توقعات ہیں وہ تو ایسا درخت بنانا چاہتا ہے کہ اس کی شاخیں آسمان تک بھی چلی جائیں تو اس کی جڑوں میں کسی قسم کا تزلزل نہ آئے۔ کوئی نقصان نہ پہنچے۔ لیکن اب یہ ہر بندے پر منحصر ہے کہ وہ اپنے لئے کیسا درخت بنا رہا ہے۔ ایک کہانی آپ نے بہت دفعہ سنی ہو گی۔ غالباً وہ پہلی دفعہ سویڈن میں بنی تھی اور اب ساری دنیا میں مشہور ہو چکی ہے کہ کوئی آدمی کسی بچے کو ایک ایسی بیل دیتا ہے کہ جب وہ اس کو کاشت کرتا ہے تو اس کی شاخیں آسمان تک پہنچ جاتی ہیں۔ یعنی وہ بیل چڑھتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ آسمان تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ تو ایک کہانی اور لغو بات ہے دنیا میں کبھی بھی ایسا واقعہ نہیں ہوا لیکن (کلام الٰہی) نے ویسی ہی ایک کہانی بیان فرمائی ہے لیکن وہ ہے سچی اور سو فیصدی سچی۔ اس بیل کی کہانی کو پڑھ کر تو بچوں کے دلوں میں بڑی تحریک پیدا ہو جاتی ہے اور بڑے بھی بڑے شوق سے سنتے ہیں لیکن یہ تقویٰ کی بیل کی کہانی ہے۔ جو (اس کی جڑ زمین میں گڑی ہے اور شاخیں آسمان میں) کی مصداق ہے لوگ اس کو پڑھتے ہیں اس کو سنتے ہیں اور دل میں کوئی تحریک پیدا نہیں ہوتی۔ جھوٹی زندگی' جھوٹی زندگی کے تصورات جھوٹی زندگی دلچسپی اور ملمع کی باتیں ہوں تو اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ اور جہاں حقیقتیں اور سچائیاں بیان ہوں وہاں اگر ایسے درخت کا راز آپ کو بتایا جائے کہ آج اس کا بیج بوئیں تو کل بھی یہ ممکن ہے کہ اس کی شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوں اور پھر آسمان سے ایسا رزق عطا ہو رہا ہو جو کبھی آپ کا ساتھ نہ چھوڑے یعنی وہ رزق ایسا رزق نہ ہو جو کسی موسم میں ملنا بند ہو جائے اور کسی موسم میں ملنا شروع ہو جائے۔ (-) وہ اپنے رب کے حکم سے ایسا درخت بن جاتا ہے کہ ہر آن اور ہر حالت میں وہ پھل دیتا ہی چلا جاتا ہے' یہ نقشہ جس درخت کا کھینچا گیا ہے اس کی طرف تو توجہ نہیں اور اس بیل کے قصے کے ترجمے ہو کر ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں جو ایک فرضی بیل کی کہانی ہے جس کو اگر بویا جائے تو اس کی شاخیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں لیکن اس کہانی میں ساتھ یہ بھی تو لکھا ہے کہ پھر جب اس کو کاٹو تو کٹ بھی جاتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آسمان سے باتیں کرتی ہوئی بیل پر کوئی چڑھا ہو اور نیچے سے کوئی کاٹ دے اور وہ دھڑام سے زمین پر آجائے۔ لیکن (کلام الٰہی) نے فرمایا ہے (-) اس درخت کی جڑ ایسی مضبوط رنگ میں پیوستہ ہوتی ہے کہ اس کے گرنے کا کوئی خطرہ نہیں جب تقویٰ پر بنیاد ہو گی تو یہ وہ درخت ہیں جو انسانیت کو ملیں گے اور یہ وہ پھل ہیں جو انسانیت کو عطا ہوں گے۔ اس درخت کی طرف دوڑو! اور اس درخت کو حاصل کرو جس کی جڑیں زمین پر گہری پیوستہ ہیں اور شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں اور خدا سے رزق حاصل کر رہی ہیں۔

دیکھو رزق کے مضمون کو بھی آسمان تک پہنچا دیا۔ فرمایا تم سمجھتے تھے کہ رزق تمہاری طرف سے خدا کو جاتا ہے اور یہ سمجھ کر تم نے خدا کا حق غصب کرنا شروع کیا۔ تم سمجھتے تھے کہ تم ہو جو خدا کو دیتے ہو اور یہ سمجھ کر تم نے فیصلہ کرنا شروع کیا کہ کتنا خدا کو دینا ہے اور کتنا خدا کو نہیں دینا۔ لیکن ہم تمہیں بتاتے ہیں اگر تمہارا تقویٰ درست ہو تو تمہیں کچھ اور ہی دکھائی دے' تمہارے رزق کے تصور کا جہان ہی بدل جائے تمہیں یہ معلوم ہو کہ زمین سے کچھ نہیں آتا۔ جو کچھ بھی آتا ہے آسمان سے آتا ہے۔ جو پھل بھی عطا ہوتا ہے وہ آسمان سے عطا ہوتا ہے اور اسی میں سے کچھ امتحاناً تم سے واپس مانگا جاتا ہے۔ تمہارے پاس اپنا تو کچھ بھی نہیں۔ اللہ ہے جو غنی ہے تم تو فقیر لوگ ہو۔ اس مضمون کو سمجھ کر مالی قربانی میں آگے بڑھیں گے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ آپ کی زندگی میں ایک انقلاب واقع ہو جائے گا۔ آپ کی زندگی اتنا عظیم الشان انقلاب برپا ہو گا کہ وہ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والا انقلاب ہو گا۔ آپ کی اولاد پر اس کا صحت منداثر ہو گا۔ آپ کے انسانی معاملات پر اس کا صحت منداثر ہو گا۔ آپ کی یہ نیکی آپ کی اولاد کے خون میں نسلاً بعد نسل منتقل ہوتی چلی جائے گی۔ ایک فرحت اور اطمینان اور تسکین آپ کو نصیب ہو گی جو ویسے آپ حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس جڑ کو پکڑ لیں جو ہر نیکی کی جڑ ہے۔ خدا اس جڑ کو باقی رکھے کیونکہ یہ جڑ باقی رہے تو سب کچھ باقی رہ جاتا ہے۔

(از خطبہ 20- فروری 1986ء)

ایک اچھی بات

صاحب ایمان کی نشانی یہ ہے کہ وہ صرف صبر کرنے والا نہ ہو بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ مصیبت پر راضی ہو خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا ملالے یہی مقام اعلیٰ ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

یاد رکھو اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے اس پر بدظنی نہیں کرنی چاہیے جو اس کی سنت کو نگاہ میں رکھے گا اور اسکے لئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاوے گا وہ ضرور کامیاب ہو گا اگر اسکے بتائے ہوئے راستے پر نہیں چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جائے گا دیکھو فوجوں میں جو لوگ بھرتی ہوتے ہیں اور دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہیں وہ کوئی ہزاروں روپیہ تو تنخواہ نہیں پاتے یہی دس بارہ روپیہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہیں مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کی دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کوئی فکر نہیں کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسرڈاکٹرپرویزپروازی

محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب

کچھ روز پہلے کے الفضل میں بزرگوارم میاں عبدالسمیع صاحب نون کا خط تھا جس میں آپ نے حافظ مسعود احمد صاحب کی علالت کا ذکر بھی کیا تھا ہمیں تو یہاں غریب الوطنی میں ان کی علالت اور اس طرح کی تشویشناک علالت کی کوئی خبر تک نہ تھی۔ اتفاق سے قبلہ مولانا محمد احمد جلیل ان دنوں ہمارے ہاں تشریف لائے ہوئے تھے ان سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ حافظ صاحب کافی عرصہ سے علیل ہیں۔ آج الفضل آئی تو ان کی رحلت کی خبر ملی۔ اللہ تعالیٰ اس ہمدرد' بے ریا' مخلص اور دریادل شخص کی مغفرت فرمائے اور اپنے فضلوں کے سائے میں رکھے۔ حافظ صاحب سے میرا احمدیت کے سوا کوئی اور رشتہ نہیں تھا مگر یہی رشتہ اتنا توانا ہے اور تھا کہ کسی اور رشتہ کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

حافظ صاحب قادیان کے مشہور و معروف معالج حضرت بھائی محمود احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔ قادیان میں تو ہمیں صرف بھائی جی کے کلینک میں جانے کا اتفاق ہوتا رہا حافظ صاحب اس وقت کہاں تھے اور کیا کر رہے تھے ہمیں علم نہیں۔ سرگودھا میں آکر بیٹھے تو بھائی جی کے کلینک کا نام وودو میڈیکل سروس یا ہال قرار پایا اس نام سے بھی حافظ مسعود احمد صاحب کا کوئی تعلق نظر نہیں آتا تھا۔ ہمارے ادیب دوست جناب عصمت اللہ (علیگ) سرگودھا کی مشہور شخصیت ہیں ان کے ساتھ ایک بار حافظ صاحب کے ہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ ہم نے دیکھا کہ حافظ صاحب خوب جامہ زیب آدمی ہیں۔ سامنے کا ایک دانت سونے کا تھا۔ دو گھوڑا بوسکی کی قمیض پہنتے تھے سر پر براؤن رنگ کی ٹوپی اوڑھتے تھے۔ ہنستے تو سامنے کا سونے والا دانت اور زیادہ چمکنے لگتا اور ان کی ہنسی اچھی لگتی۔ باتوں میں خلوص اور پیار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خوب کشائش دے رکھی تھی اس سے بہرہ مند ہوتے اور دوسروں کو اس سے متمتع کرتے رہتے تھے۔

حضرت بھائی جی کے بارہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں بہت شفا رکھی تھی یہی چیز حافظ صاحب نے اپنے بزرگ باپ سے ورثہ میں پائی تھی۔ ہم لوگ مذاق میں کہا کرتے تھے کہ حافظ صاحب دوائی تو محض تکلفاً تجویز کرتے ہیں بیمار کی آدھی بیماری تو تشخیص کرتے کرتے دور کر دیتے ہیں۔ یہ بات ٹھیک بھی تھی۔ مریضوں سے اتنے پیار سے بولتے اور اتنی توجہ سے مریض کو دیکھتے کہ اسے یقین ہو جاتا کہ وہ صحیح معالج کے پاس پہنچ گیا اور اب اللہ نے چاہا تو اس کی تکلیف دور ہو جائے گی۔ سرگودھے میں پہلے پہل ان کا مطب ایک چھوٹی سی متروکہ دوکان میں تھا پھر رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنا صاحب ثروت بنایا کہ اسی جگہ ایک خاصی بڑی بلڈنگ کھڑی ہے اور کئی لوگ ان کے کرایہ دار کے طور پر وہاں کاروبار کر رہے ہیں۔ ہم نے اس پرانی دوکان سے نئی دوکان تک کا سفر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

سارے شہر میں حافظ صاحب کا ایک گونہ احترام تھا۔ سرگودھا بڑے زمینداروں کا شہر ہے وہ لوگ بھلا سپیشلسٹوں کو چھوڑ کر ایک عام ڈاکٹر کے پاس کیوں آنے لگے؟ مگر آتے تھے۔ اس لئے کہ حافظ صاحب کی دوا سستی تو ہوتی ہی تھی تیر بہدف بھی ہوتی تھی۔ حافظ صاحب بھی حضرت بھائی جی کی طرح پیٹنٹ دواؤں پر انحصار نہیں کرتے تھے مگر رفتہ رفتہ زمانہ کے ساتھ انہیں بھی بدلنا پڑا۔ نت نئی دوائیں نکل آئیں۔ پیٹنٹ دواؤں نے پرانے طرز علاج کی صف لپیٹ دی۔ حافظ صاحب نسخہ لکھتے اور ان کے بیٹے (ان کے نام ذہن میں نہیں) پیٹنٹ دوائیں دیتے۔ بچوں کا روزگار بھی لگا ہوا تھا۔ ہمیں جب بھی ان کے نئے مطب میں جانا ہوا عصمت اللہ علیگ کے ساتھ ہی جانا ہوا کیونکہ وہ حافظ صاحب کے بچوں کے بھی دوست تھے۔ ہم لوگ دواخانہ میں جا بیٹھتے' دور حافظ صاحب کو ہنستے مسکراتے مریضوں سے نبٹتے' دیکھتے رہتے۔ کیا مجال کہ کبھی کسی مریض کے طول کلام سے ان کے چہرے پر کوئی تکدر نمودار ہوا ہو۔ سب کچھ سن کر پھر مریض سے ایک آدھ سوال بھی پوچھتے تھے اور پھر نسخہ لکھتے تھے۔ عصمت صاحب کا کہنا ہے کہ سرگودھا کے باسیوں کی داستان علالت اس تحمل سے سن لینا ہی جنتی ہونے کی علامت ہے۔ حافظ صاحب اس لحاظ سے بھی جنتی تھے۔

سرگودھا کے علمی ادبی حلقوں میں حافظ صاحب کے معروف ہونے کی وجہ ان کا پاکیزہ ذوق تھا۔ مگر جماعت احمدیہ عالمگیر میں ان کی پہچان ان کی تلاوت تھی جو وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کیا کرتے تھے حافظ صاحب اتنے تحمل سے ٹھہر ٹھہر کر کلام الٰہی پڑھتے جیسے خود بھی وجد میں ہوں اور دوسروں کو بھی وجد میں لا رہے ہوں۔ ان کا انداز منفرد اور دلفریب تھا۔ ہمیں یاد ہے کہ عام طور سے افتتاحی اجلاس میں حافظ صاحب کلام الٰہی پڑھا کرتے تھے یہ انداز آپ نے حضرت امام جماعت الثانی کے انداز سے اخذ کیا تھا اور اس میں خود اپنی جانب سے ایسا تنوع پیدا کیا تھا کہ ان کا کلام الٰہی پڑھنا اچھا لگتا تھا۔ حافظ صاحب مجلسی آدمی تھے مگر ان کی مجلس میں ہزل یا تمسخر کا گزر نہیں تھا۔ گفتگو بڑی پاکیزہ اور شستہ ہوتی تھی۔ یہ نہیں کہ ہنستے نہیں تھے ہنسانے میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے مگر مزاح میں بھی ایک معیار تھا۔ ان کی مجلسوں میں قبلہ قریشی محمود الحسن صاحب' میاں عبدالسمیع نون اور عصمت اللہ صاحب موجود ہوتے تو یہی لگتا کہ اب بے تکلف دوستوں کی مجلس ہے ذرا زیادہ ہی بے تکلفی سے گفتگو ہو گی مگر نہیں وہ اپنی حد سے باہر نہیں نکلتے تھے۔

مہمان نوازی ان کا خاص وصف تھا۔ کالج روڈ پر نیا گھر بنوایا تو اس کے بارہ میں ایک دوست سے کہا اس نئے گھر کا ایک فائدہ ہو گا کہ مہمانوں کی اچھی طرح سے خاطرداری کر سکوں گا۔ ان کی موٹر بھی دوستوں کے اور جماعت کے کام آتی رہتی تھی۔ ربوہ آنا ہوتا تو دوسرے دوستوں کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دیتے اور انہیں بھی ساتھ لے آتے کہ انہیں بسوں کے سفر کی صعوبت نہ اٹھانی پڑے۔ ربوہ میں ان کا آنا معمول کا آنا تھا۔ یہ تو خیر ممکن ہی نہیں تھا کہ سرگودھا سے کوئی جنازہ آرہا ہو اور وہ اس کے ساتھ ربوہ نہ آئے ہوں۔ ویسے بھی اپنے کسی جان پہچان کے آدمی کی وفات کی خبر ملتی تو اپنا حرج کر کے اس کے جنازہ میں شریک ہونے کے لئے آتے تھے۔

میں نے اوپر لکھا ہے کہ آپ کو لباس کا خاص شوق تھا مگر یہ نہیں کہ لباس سے کسی تفاخر کا اظہار مقصود ہو۔ ایک عادت سی بنی ہوئی تھی کہ اچھا لباس پہن کر مطب کرتے تھے کہتے تھے ڈاکٹر صاف ستھرا ہو تو مریض پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ کلینک میں اژدحام ہوتا تھا مریض ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے مگر حافظ صاحب باری پر سب کو دیکھتے۔ یہ بات بہت دوستوں نے بتائی کہ نادار مریض سے پیسے نہیں لیتے تھے دیکھنے کی فیس کا تو ہمیں پتہ نہیں کتنی تھی یا تھی بھی نہیں کیونکہ ہمیں ان کا مریض ہونے کا موقعہ نہ ملا ہم ان کی شخصیت کے مریض تھے ان کی طبابت کے مریض نہیں تھے۔

ہمارے بہت سے غیر از جماعت دوست ان کے مداح تھے کہتے تھے پتہ نہیں کیا بات ہے جب سرگودھا میں فتنہ و فساد کا دروازہ کھلتا ہے حافظ صاحب کا مطب سب سے پہلے اس کا نشانہ بنتا مگر وہی بار بار نشانہ بننے والا مطب جھونپڑی سے محل بنا۔ ہم نے ایک فقرہ کہیں کسی مضمون میں لکھا تھا کہ احمدی ڈاکٹروں سے اللہ تعالیٰ کا عجیب سلوک ہے۔ کہیں فتنہ برپا ہو تو لوگ انہیں ہی مارتے ہیں اور جب خود مرنے لگتے ہیں تو بھاگتے بھی انہی کی طرف ہیں۔ ان باتوں کا نظارہ ہم نے قادیان سے اٹھ کر آنے والے ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب (کیمبلپور) اور حافظ ڈاکٹر مسعود احمد

باقی صفحہ 6 پر

○

تیری یادوں کے لمحے ہیں میرا جیون سپنا
اس گھمبیر ہجوم میں تجھ بن کوئی نہیں ہے اپنا
تھل کی تپتی ریت پہ یارب کب سے کب تک تپنا

ہر شئے جُھلسی جُھلسی لاگے کچھ نُوری کچھ ناری
دید شنید ہوئے ہیں بیکل قدم قدم ہے بھاری
پھُولوں کی ہر پتی کانٹا' کانٹوں کی پھلواری

ہر اک سنگِ میل سے منزل ہوتی جائے دُور
راہوں کا ہر ذرہ پتّھر' پتّھر جلتے طُور
آنکھ نگوڑی سب کچھ دیکھ کے ٹھوکر پر مجبور

دل نگری کے باسی بے بس اپنا آپ گنوائیں
ٹپ ٹپ گرتے نیر کہیں سے کوئی سندیسہ لائیں
ان کی بات کریں تو اپنے جی میں ہم شرمائیں

اپنا بھید نسیم نہ کھولو تم ہونٹوں کو سی لو
غم کا زہر ہے میٹھا شوق سے اس کو پی لو
جینے کا آدرش یہی ہے مَر مَر کے بھی جی لو

نسیم سیفی

ماہنامہ تحریک جدید مئی 1987ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد صدیق شاہد گورداسپوری سیرالیون

حصہ دوئم

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے

سیرالیون سے ربوہ کا سفر

واپسی سفر:۔ اس طرح مرکز ربوہ میں قریباً ساڑھے تین ماہ گزارنے۔ اس کے روحانی اور پاک و صاف ماحول سے متمتع ہونے۔ پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبات اور ارشادات سے مستفید ہونے اور افسران متعلقہ سے ہدایات لینے کے بعد 10۔ اپریل کو ربوہ سے واپس سیرالیون روانہ ہوا۔ حضرت امام جماعت الرابع نے پھر شرف ملاقات بخشا اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ حضرت صاحب نے ازراہ ذرہ نوازی ایک اینٹ پر دعا بھی کی جو فری ٹاؤن میں بیت الذکر کی تعمیر کے وقت بنیاد میں رکھی جائے گی۔ نیز آپ نے ازراہ شفقت عاجز کو لنڈن سے براستہ سپین جانے کی بھی اجازت مرحمت فرما دی تاکہ بیت بشارت کی زیارت کرسکوں۔

جب جہاز کراچی پہنچا ایرپورٹ پر عزیزم محمد منور اور مکرم میجر زین العابدین صاحب میرے لڑکے محمد نصیر کے خسر موجود تھے ان کے ساتھ گھر گیا۔ اور چند گھنٹے قیام کے بعد 2 بجے K.L.M کے ذریعہ لنڈن روانگی ہوئی۔

لنڈن:۔ لنڈن مشن کو گو اطلاع کی گئی تھی مگر وہ بروقت نہیں نہ ملی۔ لہٰذا ایرپورٹ پر سے فون کیا گیا اور مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی نائب امام بیت الفضل لنڈن فوراً ایرپورٹ پر پہنچ گئے۔ جن کے ہمراہ لنڈن مشن اور بیت الفضل گیا۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مربی انچارج لنڈن مشن اور مربیان مکرم مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی اور مکرم ہادی علی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ لنڈن میں میرا قیام قریباً 5 یوم رہا۔ اس عرصہ میں ارد گرد کے بعض اور مشن یعنی ساؤتھ ہال اور برمنگھم وغیرہ بھی دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور مکرم شیخ صاحب کے ساتھ مختلف احباب کے ہاں جانے اور ملاقات اور تعارف کا موقعہ بھی میسر آیا۔ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ لنڈن مشن کی حالت آج سے 27 سال قبل سے جبکہ میں نے اسے دیکھا تھا کافی بدل چکی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتی طور پر کافی ترقی ہے۔ لنڈن کے علاوہ برطانیہ کے مختلف علاقوں میں قریباً 6 نئے مشن ہاؤس قائم ہو چکے ہیں۔ جماعتیں بڑھ چکی ہیں۔ احباب جماعت میں ایثار و قربانی کی روح موجزن ہے۔ جمعہ میں مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب سے بھی ملاقات ہوئی اور ان سے دعا کی درخواست کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت و عمر میں برکت ڈالے اور کام کرنے والی لمبی عمر بخشے۔

سپین:۔ لنڈن سے مورخہ 26۔ اپریل بروز ہفتہ سپین جانا تھا۔ لہٰذا فون پر مکرم میر محمود احمد صاحب سے رابطہ پیدا کیا گیا۔ اور انہیں اپنے پروگرام سے آگاہ کیا۔ جب جہاز میڈرڈ سے ہوتے ہوئے ملاگا اترا تو مکرم میر محمود احمد صاحب بمعہ فیملی اور مکرم رشید احمد صاحب وہاں موجود پائے جس کی وجہ سے کوئی دقت پیش نہ آئی۔ سپین میں اگر سپینش زبان نہیں آتی تو سخت مشکل پیش آتی ہے کیونکہ وہ لوگ اول تو انگریزی جانتے ہی نہیں۔ جو جانتے ہیں وہ بھی انگریزی میں بات کرنا پسند نہیں کرتے۔ ملاگا (Malaga) سے پیدرو آباد جہاں بیت بشارت ہے قریباً 175 کلومیٹر ہے جو سفر مکرم رشید احمد صاحب کی کار میں طے کیا گیا اور وہی اسے چلا رہے تھے۔ قرطبہ بھی راستہ میں پڑتا تھا۔ وہاں سے ہوتے ہوئے شام کو 9 بجے کے قریب ہم بخیروعافیت پیدرو آباد پہنچے۔

بیت بشارت دیکھی جس کو دیکھنے کے لئے دل بے چین تھا وہی بیت جس کو سات سو سال بعد سر زمین سپین میں تعمیر کرنے کا فخر جماعت احمدیہ کو حاصل ہوا ہے۔ جس کا سنگ بنیاد 9۔ اکتوبر 1980ء کو حضرت امام جماعت الثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے رکھا تھا اور جس کا افتتاح مکرم حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت الرابع نے 10۔ ستمبر 1982ء کو فرمایا۔ کس قدر مبارک اور مسرت انگیز وہ لمحات ہوں گے جب اس کفر و تثلیث کدہ میں خدائے واحد کا نام بلند کرنے کے لئے بیت الذکر کا افتتاح ہوا ہوگا۔ یہ بیت خدا تعالیٰ کے فضل سے سپین میں دین حق کے احیاء کی ایک درخشندہ علامت ہے اور یہ ایک روشنی کا مینار ہے یہی وہ مقام ہے جس سے اہل سپین کے دل نور سے منور کر کے انہیں خدائے واحد کے لئے جیتا جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد مغرب و عشاء مکرم میر محمود احمد صاحب کی اقتداء میں ادا کی۔

یہ بیت الذکر نہایت ہی خوبصورت اور قرطبہ سے میڈرڈ جانے والی شاہراہ پر واقع ہے اور ہر شخص کے لئے جاذب نظر ہے کثرت سے لوگ اس کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ خصوصاً ہفتہ و اتوار کو مکرم میر محمود احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالستار صاحب نہایت احسن طریق پر انہیں دین حق کی تعلیمات سے روشناس کراتے اور ان کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔

اگلے روز اتوار کو مولوی عبدالستار صاحب پیدرو آباد قصبہ کو دیکھنے کے لئے لے گئے۔ یہ نہایت ہی صاف ستھرا قصبہ ہے عجیب بات ہے کہ یہی وہ علاقہ ہے جسے 1235ء میں عیسائیوں نے قرطبہ پر آخری حملہ کے لئے بطور چھاؤنی استعمال کیا تھا اور قرطبہ پر قبضہ ہونے کے بعد یہ علاقہ خالی کر دیا گیا۔ مگر ایک پادری جس کا نام پیدرو تھا اور جس کا منصب آباد کہلاتا تھا یہاں بیٹھ گیا اور اس جگہ فتح کی یادگار کے طور پر ایک گاؤں آباد کیا جس کو اس کے نام پر پیدرو آباد کہا جانے لگا۔

اس مقام پر بیت الذکر کی تعمیر میں بھی ایک حکمت مضمر ہے کہ جس جگہ کو عیسائیوں نے مسلمانوں پر آخری حملہ کے طور پر استعمال کیا تھا۔ اس کو اب کفر و تثلیث کے خلاف حملہ کے آغاز کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ اور اہل سپین کو دین حق کی آغوش میں لانے کے لئے ایک مضبوط مرکز ثابت ہوگا۔ کسی تلوار اور جبر و اکراہ سے نہیں بلکہ محبت اور پیار سے ان کے دلوں کو جیتا جائے گا۔

حضرت امام جماعت الرابع نے غرناطہ میں اخباری نمائندوں کو انٹرویو دیتے ہوئے جو آخری پیغام دیا وہ انہیں الفاظ میں تھا کہ

"جو چیز اہل سپین نے (دین حق) سے تلوار کے زور سے چھینی تھی ہم محبت کے زور سے دوبارہ فتح کرنے کے لئے آگئے ہیں۔"

ظہر و عصر کے بعد میں بذریعہ بس قرطبہ گیا۔ وہاں مکرم رشید احمد صاحب بس سٹاپ پر منتظر تھے۔ ان کے ہمراہ سب سے پہلے مسجد قرطبہ دیکھنے کے لئے گئے۔ یہ وہ مسجد ہے جو کسی زمانہ میں سارے اندلس کا فخر تھی اس کی بنیاد 786ء میں امیر عبدالرحمٰن نے رکھی مگر اس کی تکمیل ان کے لڑکے ہشام کے زمانہ 793ء میں ہوئی۔ پھر مختلف مراحل میں اس کی توسیع کا کام جاری رہا۔ یہ مسجد 1409 ستونوں پر قائم ہے جو سب کے سب سنگ مرمر کے ہیں اور مسلمانوں کے پر عظمت عہد رفتہ کی یادگار اور ان کی فن تعمیر کا ایک شاہکار ہے۔

ساڑھے چار سو سال تک یہ مسجد توحید پرستوں کی سجدہ گاہ رہی تاآنکہ 1236ء میں فرڈی ننڈ (Ferdinand) عیسائی بادشاہ نے جب قرطبہ پر قبضہ کیا تو یہ مسجد بھی مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل گئی۔ مگر گزشتہ ساڑھے سات سو سال سے یہ مسجد گو عیسائیوں کے قبضہ میں ہے۔ اس میں انہوں نے کئی ایک گرجے بھی بنا رکھے ہیں پھر بھی اسے مسجد کے نام سے ہی یاد کیا جاتا ہے۔ اور اس نادر زمانہ یادگار جسے عیسائیوں نے تباہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے کے حسن و خوبصورتی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ہزاروں سیاح روزانہ اس کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور حکومت سپین کے لئے ایک خاصی آمدنی کا ذریعہ ہے اور اس کے بلند و بالا مینار کی چوٹی سے سارے قرطبہ کا نظارہ ہوتا ہے۔

مسجد کے ملحق مغرب کی جانب شاہی محل ہے جو اب جگہ جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے۔ اور کھنڈر کی شکل اختیار کر رہا ہے اسے بھی پھر کر دیکھا اور مسلمانوں کے عہد رفتہ کی شان و شوکت کا نظارہ کیا۔

مسجد سے ہم قرطبہ سے 8 میل دور مدینہ الزہرا بھی دیکھنے گئے جو خلیفہ عبدالرحمٰن کی بیگم کے نام پر بنایا گیا تھا۔ یہ محل ایک لڑائی میں بالکل تباہ و برباد ہو گیا۔ مگر اس کے آثار اب تک باقی ہیں اور بعض حصے تو اپنی اصلی شکل میں موجود ہیں اور مسلمانوں کی فن تعمیر کی منہ بولتی تصویر ہیں۔

پھر علامہ ابن حزم کی جائے پیدائش بھی دیکھی۔ جس کو اب ایک چرچ میں بدل دیا گیا ہے۔

شام کے قریب جب گھر پہنچے تو وہاں مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بھی موجود پائے جو وقف عارضی کے سلسلہ میں لنڈن سے وہاں آئے ہوئے تھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے کیونکہ سیرالیون میں ایک لمبے عرصہ تک انہیں طبی خدمات سرانجام دینے کا موقعہ مل چکا ہے۔ دعوت الی اللہ کا ڈاکٹر صاحب کو جنون ہے باوجود اس کے کہ سپینش زبان پوری طرح نہیں آتی لیکن کسی نہ کسی طریق سے اپنا مافی الضمیر ادا کر لیتے ہیں اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔ مجھے قرطبہ سے غرناطہ بھی جانا تھا۔ مگر سپینش زبان سے محض نابلد ہونے کی وجہ سے فکر بھی تھا کہ اکیلے کس طرح جاؤں گا کیونکہ میرے پاس صرف ایک دن تھا اور غرناطہ قرطبہ سے 185 کلومیٹر تھا اور چھ گھنٹے کا سفر تھا پھر الحمراء دیکھنے کے لئے چار گھنٹے چاہئے تھے۔ واپسی بھی اسی روز ہونی تھی۔ مگر ڈاکٹر صاحب سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ فکر نہ کریں میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں اور شام کو 3 بجے کی بس سے جو آخری بس ہے غرناطہ سے واپس آجائیں گے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے ایک ساتھی مہیا کر دیا اور مجھے غرناطہ جانے کی جرأت ہو گئی۔

18۔ اپریل کو صبح سات بجے کی بس سے ہم غرناطہ کے لئے روانہ ہوئے اور قریباً ایک بجے ہم وہاں پہنچ گئے۔ راستہ سارا پہاڑی اور دشوار گزار تھا۔ ہر طرف زیتون اور انگور کے باغات نظر آتے جو نہایت خوبصورت نظارہ پیش کر رہے تھے۔ بس ہر گاؤں میں سے گزرتی حتیٰ کہ برلب سڑک بھی کوئی ہاتھ اٹھاتا تو اسے لے لیتی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ قرطبہ سے غرناطہ صرف تین بسیں جاتی اور آتی ہیں دیکھا کہ ہر گاؤں کی گلیاں بہت تنگ ہیں اور کسی کسی جگہ پرانی عمارتوں کے آثار اب تک قائم ہیں ڈاکٹر صاحب نے تو بس میں بہت دعوت الی اللہ کی اور پمفلٹ تقسیم کئے۔ لہٰذا سفر بہت دلچسپی سے گزرا۔ باتیں کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کرتے ہوئے۔

جب ہماری بس غرناطہ پہنچی شدید بارش ہو رہی تھی۔ الحمرا محل دیکھنے گئے 200 پسیتہ فی کس کی ٹکٹ لی۔ چونکہ ساڑھے تین بجے واپسی کی بس پکڑنی تھی لہٰذا دو گھنٹے میں ہم نے اس عظیم الشان محل کی سیر کی جس کا در و دیوار جہاں ایک طرف مسلمانوں کی عالی ظرفی اور ان کے فن تعمیر کی عکاسی کر رہے تھے وہاں دوسری طرف ان کی خدا تعالیٰ سے محبت اور اس کی توحید کی اشاعت کی ایک منہ بولتی تصویر تھے۔ جگہ جگہ دیواروں پر لاغالب الا اللہ۔ العزۃ للہ۔ القدرۃ للہ اور الحکم للہ کے الفاظ کندہ نظر آتے۔ پھر جنت اللطیف کے باغات نہایت خوبصورت اور پرکشش نظارہ پیش کر رہے تھے۔ اور اس کی گلیوں اور باغات میں پھرتے ہوئے دل کی عجیب کیفیت تھی۔ مسلمانوں کی ماضی کی حسین یادوں کے یہ سب نظارے بھرپور تھے۔ الحمراء اور جنت اللطیف کی سیر کے بعد وقت سے قبل واپس بس سٹاپ پر پہنچ گئے اور شام کے 8 بجے کے قریب

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل کو پالیسی بدلنے کی امریکی ہدایت

اسرائیل نے امن کی پالیسی چھوڑ کر عربوں اور فلسطینیوں سے محاذ آرائی کی جو انتہا پسندانہ پالیسی آج کل اپنا رکھی ہے وہ مشرق وسطیٰ کے امن کی بربادی کی طرف جا رہی ہے۔ دنیا بھر میں اس خطرہ کو محسوس کیا جا رہا ہے کہ کہیں مشرق وسطیٰ میں ایک نئی جنگ شروع نہ ہو جائے۔ امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں اگر قیام امن کے سلسلے میں کوئی پیش رفت نہ ہوئی تو بہت بڑے تصادم کا خطرہ ہے۔ یورپی یونین کے رہنماؤں سے ملاقات کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کی صورت حال غیر متوازن ہو چکی ہے۔ اور اسے بہت عرصہ اس طرح نہیں رہنا چاہئے۔ قیام امن کے لئے اسرائیل اور فلسطین میں بات چیت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں فریقوں میں بات چیت کے نتیجے میں علاقہ میں پائیدار امن اور استحکام ملے گا جبکہ ڈیڈلاک سے مشکلات اور مسائل میں اضافہ کے علاوہ اور کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ عدم توازن کبھی بھی برقرار نہیں رہ سکتا۔ اگر دونوں فریقوں میں بات چیت ہو جائے تو بہتری ہو جائے گی دوسری صورت میں ابتری پھیلے گی۔

اسرائیل کی طرف سے یہودیوں کی امداد کے سوال پر انہوں نے کہا کہ مذاکرات کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والے کسی عمل کو بہتر خیال نہیں کیا جا سکتا۔ اسرائیل کو چاہئے کہ وہ اپنی پالیسی میں تبدیلی پیدا کرے۔ امریکی صدر نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ فریقین کو چاہئے کہ وہ جبرون سے اسرائیلی فوج سے انخلاء کا مسئلہ جلد حل کریں۔ یہ ایک معمولی مسئلہ ہے جسے اسرائیل اور فلسطین نے بہت اہم مسئلہ بنا رکھا ہے۔

دریں اثناء بی بی سی کے مطابق ایک اعلیٰ اسرائیلی عہدیدار نے یہودی آبادکاروں کے بارے میں اسرائیل کی پالیسی پر صدر کلنٹن کی تنقید کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل کو نہیں بلکہ امریکہ کو اپنی پالیسی تبدیل کرنی چاہئے۔

○○○

جنرل مانک شا کا بیان

سابق مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے وقت بھارتی فوج کے سربراہ ریٹائرڈ جنرل مانک شا نے بتایا ہے کہ مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے علیحدہ کرنے کا منصوبہ جنرل یحیٰ خان کے ابتدائی دور سے ہی شروع کر دیا گیا تھا۔ یہ کوئی اچانک برپا ہونے والی جنگ نہیں تھی۔

ایک انٹرویو میں بھارتی فوج کے سابق چیف آف آرمی سٹاف نے کہا ہے کہ سابق مشرقی پاکستان کو علیحدہ کرنے اور چینی حملے سے بچاؤ کے لئے ہم نے دسمبر کے مہینے کو چنا۔ کیونکہ اس مہینے میں ہمالیہ کے تمام راستے برف باری کی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف مجھے یہ باور کرایا گیا تھا کہ امریکہ، اپنے فوجیوں کو استعمال نہیں کرے گا۔ لہٰذا ہم نے ایک سوچے سمجھے منصوبے پر اپریل 1971ء میں عمل شروع کر دیا تھا۔ جس کا نتیجہ چھ ماہ بعد ظاہر ہو گیا۔ یہ منصوبہ اس وقت کی بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی اور بھارتی نیوی، ائر فورس اور میں نے مل کر تیار کیا تھا۔

○○○

برطانوی حکومت بچ گئی

برطانیہ کے وزیراعظم جان میجر کی قدامت پسند پارٹی، کنزرویٹو پارٹی کی حکومت یورپین یونین کے مسئلے پر پارلیمنٹ میں اپنی اکثریت برقرار رکھنے میں کامیاب رہی۔ خیال کیا جا رہا تھا کہ ایک رکن کے منحرف ہو جانے اور ایک سیٹ پر ضمنی انتخاب ہارنے کی وجہ سے جان میجر کی حکومت اکثریت کھو چکی ہے۔ اس لئے جب پارلیمنٹ میں یورپی یونین کی فشنگ پالیسی کا مسئلہ پیش ہوا تو حزب اختلاف لیبر پارٹی نے رسمی طور پر ہاں نہ کی۔ اور آواز بلند کر کے فیصلہ کروانے کی بجائے پارلیمنٹ میں گنتی کرانے کا مطالبہ کیا۔ حزب اختلاف کے مطالبے پر سپیکر کو گنتی کرانے پر مجبور ہونا پڑا۔ جب اس تحریک پر رائے شماری کرائی گئی تو حیران کن طور پر جان میجر کی حکومت 305 کے مقابلے میں 315 ووٹوں سے جیت گئی۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا برطانیہ کی پارلیمنٹ میں بھی لوٹے ہیں؟

○○○

برطانوی وزارت دفاع کو جرمانہ

برطانیہ کی وزارت دفاع نے صنعتی علاقے برکشائر میں واقع ایٹمی ہتھیاروں کے ایک پلانٹ سے تابکاری مادہ خارج ہونے پر اس علاقے کے لوگوں کو جرمانے کے طور پر 6 لاکھ پونڈ ادا کر دیئے ہیں۔ یہ معاوضہ حاصل کرنے کا مطالبہ اس علاقے میں موجود بلو سرکل نامی صنعتوں نے کیا تھا۔ ان کی طرف سے 10 لاکھ پونڈ کی ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ برطانوی وزارت دفاع کی غفلت کے نتیجہ میں ان کی صنعتوں کو نقصان پہنچا ہے۔

○○○

طالبان سزا

آج سے تین ماہ قبل افغانستان میں طالبان نے کابل پر قبضہ کر لیا تھا اور اسلامی شریعت کے مطابق قانون نافذ کرنے کا اعلان بھی کر دیا تھا۔ اب گزشتہ بدھ کے روز ایک شخص کو جس نے ایک فیملی کے چار افراد مار دیئے تھے حکومت کی طرف سے گولی مار کر اسے ہلاک کیا گیا۔ اس شخص کا نام روح اللہ بتایا جاتا ہے جن لوگوں نے اس شخص کو ہلاک کرتے دیکھا انہوں نے بتایا ہے کہ روح اللہ کے ایک عزیز نے قریب اے۔ کے۔ آٹومیٹک سے نشانہ لگایا۔ یہ عمل ایک سکول کی حدود میں کابل کے مرکز سے ایک سو گز کے فاصلے پر ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر طالبان نے افغانستان کے سابق صدر نجیب اللہ کو پھانسی دی تھی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی شاپور احمد زئی کو بھی لٹکایا گیا تھا۔ یہ واقعہ ستمبر کا ہے اب جبکہ روح اللہ کو گولی ماری گئی تو کہا جاتا ہے کہ ہزاروں آدمی یہ واقعہ دیکھنے کے لئے وہاں موجود تھے۔ طالبان نے اس کے ایک قریبی عزیز سے کہا کہ اگر وہ روح اللہ کے لئے رحم کی اپیل کرنا چاہتا ہے تو انہیں بتائے۔ اس شخص کو ہتھکڑی لگا کر سکول کے احاطہ میں لایا گیا تھا اور اس نے بار بار اپیل کرنے سے انکار کیا۔ پھر اس کے ہاتھ میں کلاشنکوف دے دی گئی اور اسے کہا کہ روح اللہ پر گولی چلائیں طالبان نے یہ سزا پہلی دفعہ دی ہے۔ اگرچہ دو آدمیوں کو گولی ماری گئی ہے لیکن یہ اس جرم کی پہلی سزا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

صاحب سرگودھا کے ہاں دیکھا ہے۔ سرگودھا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ڈاکٹروں میں سے ڈاکٹر لطیف صاحب اور ہمارا دوست ڈاکٹر عبدالغفور زاہد اور ڈاکٹر حافظ مسعود احمد تھے اور سب ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں میں مقبول رہے۔ بات دور نکل جائے گی مگر ہم اس بات کے اظہار سے باز نہیں رہ سکتے کہ احمدی ڈاکٹروں میں ایک وصف دوسروں سے انہیں ممیز کرتا ہے اس وصف کو ہم "احمدیانہ" کہا کرتے ہیں۔ یہ احمدیانہ وصف انہیں دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔ انہیں دیکھ کر لوگ دور ہی سے جان لیتے ہیں کہ یہ احمدی ہیں۔

ہمارے ایک غیراز جماعت رفیق کار دل کے مریض تھے۔ انہیں خواہش تھی کہ کسی طریق سے ڈاکٹر نوری صاحب کو دکھائیں۔ ایک بار الفضل میں اعلان ہوا کہ ڈاکٹر نوری صاحب ربوہ تشریف لا رہے ہیں ان سے ملاقات کے خواہش مند ہسپتال والوں سے رابطہ کر کے وقت طے کر لیں۔ میں نے اپنے رفیق کار کی جانب سے وقت لے لیا چنانچہ اگلے روز وہ ربوہ تشریف لائے اور ڈاکٹر نوری صاحب کو دکھا کر شاداں و فرحاں واپس گئے۔ اس بات کا فیصل آباد شہر میں بہت چرچا ہوا۔ کالج کے رفقاء نے شور مچایا کہ ہم لوگوں کو علاج کے بہانے ربوہ بلاتے ہیں۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ ایک اور رفیق کار پر دل کا حملہ ہوا۔ ہفتہ دس دن فیصل آباد کے ڈاکٹروں کے زیر علاج رہے۔ عیادت کے لئے جانا ہوا تو معلوم ہوا ڈاکٹروں سے سخت نالاں ہیں کہ ہر بار کی فیس دو دو سو روپے لے لیتے ہیں مگر مریض کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ میں نے اپنے دوست ڈاکٹر لطیف احمد قریشی سے کہا کہ اس طرح ہمارے کالج کے ایک پروفیسر پر دل کا حملہ ہوا ہے اور وہ بیچارے بہت پریشان ہیں ابھی تکلیف نئی نئی ہے اس لئے سفر بھی نہیں کر سکتے کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنی بچی کے کالج کے ایک استاد کی خاطر فیصل آباد کا سفر کریں اور مریض کو دیکھ لیں اس طرح ایک مریض کی جان بچ جائے گی۔ ڈاکٹر لطیف احمد قریشی نے ہماری بات مان لی۔ اگلے روز ہمارے ساتھ ہسپتال کی گاڑی میں ان پروفیسر صاحب کو دیکھنے کے لئے ان کے گھر فیصل آباد تشریف لے گئے۔ ان پروفیسر صاحب کا معائنہ کیا دوائیں لکھیں اور کچھ دوائیں اپنے پاس سے بھی دیں اور واپس تشریف لے آئے۔ ان سے تعلق صرف اتنا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کی بچی ان کے کالج میں پڑھ رہی تھی۔ وہ لوگ جو پہلی بار معترض ہوئے تھے اب کے انگشت بدنداں تھے۔ اس "احمدیانہ" حرکت پر انہیں اعتراض کرنے کی جرأت بھی نہیں ہوتی تھی۔

وہ جذبہ جسے ہم نے احمدیانہ جذبہ قرار دیا درحقیقت نافع الناس ہونے کا ایک اظہار ہے۔ دوسرے ڈاکٹر بھی ضرور مریضوں سے ہمدردی کرتے ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں میں اس ہمدردی کا تناسب دوسروں سے کہیں زیادہ ہے۔

ہمارے پیارے امام نے 1982ء میں اپنے دور امامت کے پہلے سال ہی ایک بابرکت مالی تحریک کا اجراء فرمایا جو "بیوت الحمد منصوبہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس تحریک یا تبریک کا مقصد غرباء و مساکین و بیوگان اور دیگر مستحقین کو رہائشی سہولت مہیا کرنا ہے۔ احباب کرام نے اس مالی قربانی میں پورے جذبہ اور اخلاص سے شمولیت کی اور گرانقدر رقوم خدمت خلق کے اس عظیم پروگرام میں پیش کیں اور بعض دوست اب تک باقاعدگی سے حسب استطاعت مالی قربانی پیش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت سکیم سے سینکڑوں مستحقین جزوی یا کلی طور پر رہائش کی سہولت پا کر مستفیض ہو رہے ہیں۔ حضرت صاحب کا یہ جاری کردہ منصوبہ غرباء کے لئے رحمت کی نوید لایا اور بہت سے خاندان اس سکیم کے تحت اپنے گھر اور اپنی چھت کی پناہ میں آ کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کی محروم اور بے بس مخلوق پر شفقت کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کریں اور پورے مکان کے اخراجات برداشت کرنے سے لے کر حسب استطاعت اس تحریک میں شمولیت فرمائیں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور ذی ثروت اور مخیر حضرات سے خود بھی رابطہ فرمائیں اور مرکز کو بھی ان کے پتہ جات ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سعی مشکور بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(سیکرٹری بیوت الحمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن
انٹرنیشنل کے پروگرام
پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 26- دسمبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل- المائدہ شامی کباب اور چکن رائس-
3-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
4-00 عربی زبان سیکھئے-
4-30 عربی پروگرام- قصیدہ- نظم-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 (صبح) درثمین حصہ 21- (دوبارہ)-
7-30 کینیڈا ڈسک- ٹیک ٹاک-
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 عربی زبان سیکھئے-
9-30 عربی پروگرام- نظم- قصیدہ-
10-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-12-26 (دوبارہ)-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 95-3-17-
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ شامی کباب اور چکن رائس-
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50 افتتاحی پروگرام- جلسہ سالانہ قادیان 1996ء از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- لائیو از بیت الفضل- لندن- یو- کے-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 ڈچ زبان سیکھئے-
6-00 چینی پروگرام (-) اصول کی فلاسفی-
7-00 (رات) نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع -26-12-96-
8-00 کوئز پروگرام- از خدام الاحمدیہ-
8-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے 94-9-4 حصہ دوئم-
9-00 لقاء مع العرب (نیا)-
10-00 بوسنین پروگرام-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

بقیہ صفحہ 5

قرطبہ وارد ہوئے اور اس وقت مکرم رشید احمد صاحب مجھے پیدرو آباد چھوڑ کر آئے۔

مورخہ 25- اپریل کو مجھے چونکہ ملاگا سے صبح دس بجے بذریعہ جہاز کاسابلانکا روانہ تھا- لہذا ضروری تھا کہ 19 کی شام تک میں ملاگا پہنچ جاتا- پھر مکرم میر محمود احمد صاحب اور مولوی عبد الستار خان صاحب نے بھی اس روز میڈرڈ ایک جلسہ کے لئے جانا تھا- فجر سے قبل بیت الذکر میں چند نفل ادا کئے- فجر ادا کرنے اور ناشتے کے بعد قریباً 10 بجے بذریعہ بس قرطبہ روانہ ہو گیا- مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اور مکرم طاہر احمد صاحب بس سٹاپ سے گھر لے گئے- اور بعد دوپہر بذریعہ بس ملاگا روانہ ہوا- سپین میں اکیلے یہ میرا پہلا سفر تھا جس کی وجہ سے لوگوں سے بات کرنے اور انہیں کوئی امر سمجھانے میں کافی دقت محسوس ہوئی- میں تو ان میں گویا ایک بے زبان شخص تھا مکرم رشید احمد صاحب نے قرطبہ سے ہی فون پر ایک ہوٹل میں بکنگ کرادی تھی- اور اس کا ایڈریس بھی لکھ کر دے دیا تھا- یہ Linda Mar ہوٹل تھا جو بس سٹاپ سے بالکل قریب تھا- مگر مجھے تو علم نہیں تھا کہ کتنی دور ہے- لہذا جب بس وہاں پہنچی تو ایک شخص نے آگے بڑھ کر میرا سامان اٹھا لیا اور میں نے اسے ہوٹل کا ایڈریس دکھایا اور ٹیکسی کی طرف اشارہ کیا- مگر اس نے میری ایک نہ سنی اور سامان اٹھائے ہوئے آگے آگے چلنے لگا- دوسری گلی میں مڑتے ہی اشارہ سے کہنے لگا- دیکھو وہ ہوٹل ہے- فاصلہ گو بہت قریب تھا مگر اس نے مجھ سے 300 پیسیتے لے کر جان چھوڑی ہوٹل میں بھی اشاروں سے باتیں ہوئیں اور مجھے ایک کمرہ میں پہنچا دیا گیا- کھانا وغیرہ میں قریب کے ریسٹوران سے کھا آیا کیونکہ اتنے الفاظ سپینش زبان کے ضرور یاد کر لئے تھے جس سے کھانے پینے کی اشیا مانگ سکتا- رات وہاں بسر کی اور صبح ٹیکسی لے کر ایئر پورٹ پہنچ گیا- ملاگا سے جہاز دس بجے کاسابلانکا کے لئے روزانہ ہوا جو مراکش کا ایئر پورٹ ہے- جب جہاز میں کھانا پیش ہوا تو پہلی دفعہ یہ چیز تجربہ میں آئی کہ کھانے میں ایک چٹ تھی جس پر لکھا تھا ھذا الطعام لا یحتوی علی لحم الخنزیر و شحم کہ اس کھانے میں خنزیر کا گوشت اور چربی نہیں پائی جاتی- جہاز چونکہ مسلمان ملک میں جا رہا تھا لہذا مسلمانوں کے لئے اس ایئر لائینز نے یہ طریق اختیار کر رکھا تھا۔

کاسابلانکا:- جب جہاز کاسابلانکا پہنچا تو وہاں مجھے ایسا تلخ تجربہ ہوا جو کسی یورپین ملک میں نہیں ہوا تا- وہاں مجھے 24 گھنٹے سے زائد قیام کرنا تھا مگر مراکش کا ویزا میرے پاس نہیں تھا چنانچہ پولیس والوں نے میرا پاسپورٹ اور ٹکٹ لے لئے اور تفتیش شروع کر دی کہ تم کون ہو کس لئے آئے ہو- میں نے انہیں بتایا کہ میں ایک مربی ہوں- اور سیرالیون میں کئی سالوں سے فریضہ ادا کر رہا ہوں- اب بھی وہاں جا رہا ہوں اور میری سیٹ کل بک ہے- مجھے یہاں قیام نہیں کرنا- مگر پاکستانی پاسپورٹ سے وہ کچھ ایسے الرجک تھے کہ اس بحث و تمحیص میں کافی وقت گزار دیا- اس عرصہ میں آئبیرین ایئر لائن جس سے میں نے ہوٹل وغیرہ کے انتظام کے بارے میں پوچھنا تھا دفتر بند کر کے چلے گئے- آخر انہوں نے میرا پاسپورٹ اور ٹکٹ رکھ لی- اور ایک عارضی پرمٹ مجھے شہر جانے کے لئے دے دیا- جب امیگریشن سے گزر کر باہر آیا تو معلوم ہوا کہ ایئر پورٹ کے قریب کوئی ہوٹل نہیں اور مجھے رباط جسے دار البیضاء بھی کہتے ہیں جانا ہو گا جو وہاں سے چالیس میل دور تھا اس وقت سامان کو ادھر ادھر لے جاتے ہوئے جو جسمانی اور ذہنی کوفت ہو رہی تھی وہ ناقابل بیان تھی- یہاں چونکہ عربی زبان بولی جاتی تھی- لہذا لوگوں سے گفتگو میں کوئی خاص دقت پیش نہ آئی- گو لب و لہجہ میں خاصہ فرق تھا- خیر پوری تحقیقات کر کے ایئر پورٹ سے بذریعہ بس رباط شہر کے لئے روانہ ہوا- وہاں بس سٹاپ کے قریب ہی ایک ہوٹل (فندق) میں جگہ مل گئی- سامان وغیرہ وہاں رکھا اور شہر کی سیر کے لئے نکل گیا- یہ شہر نہایت خوبصورت ہے- مگر جہاں ایک طرف عالی شان عمارتیں اور مال و دولت کی فراوانی نظر آتی ہے- وہاں غربت کے آثار بھی نمایاں ہیں- مانگنے والے مرد اور عورتیں آپ کو جگہ جگہ ملتے ہیں- شاید یہ مسلمان ملکوں کا خاصہ ہے- بعض بوڑھی اور ادھیڑ عمر عورتیں برقعہ بھی پہنتی ہیں- مگر نئی پود بالکل یورپین طرز زندگی کو اختیار کئے ہوئے ہے وہاں رات بسر کی- اور اگلی صبح کو واپس ایئر پورٹ پر بذریعہ بس آگیا- پولیس سے پاسپورٹ اور ٹکٹ حاصل کیا اور وہاں سے بعد دوپہر KLM کے ذریعہ سیرالیون روانہ ہوا جو میری آخری منزل تھی چنانچہ 21- اپریل کو 7 بجے شام جہاز فری ٹاؤن ایئر پورٹ پر اترا- جہاں مربیان اور احباب جماعت خاصی تعداد میں موجود پائے- اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور میرا سفر جو ایک بابرکت فریضہ کی ادائیگی کے لئے اختیار کیا گیا- جس میں ایک طرف روح آفرین اور ایمان افروز تائید و نصرت الٰہی کے نظارے دیکھے اور مسلمانوں کے عہد رفتہ کی عظمتوں کی ایک جھلک بھی مشاہدہ کی- دوسری طرف کئی ایک جگہ بعض تلخیوں اور ذہنی کوفتوں سے بھی دوچار ہونا پڑا- آخر بخیر و عافیت انجام پذیر ہوا-

درخواست دعا:- خاکسار سیرالیون میں پانچویں دفعہ فریضہ دعوت الی اللہ کے لئے آیا ہے اور قریباً 15 سال تک اس مدت میں یہ مقدس فریضہ سرانجام دینے کی توفیق مل چکی ہے- قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ جیسے عاجز نالائق اور گنہگار کو آئندہ بھی اپنے فضل سے خدمت دین کی احسن رنگ میں توفیق دیتا چلا جائے- میری اولاد کو بھی خادم دین بنائے اور میری حقیر کوششوں میں برکت ڈالتے ہوئے ان سے بہتر نتائج برآمد فرمائے- آمین-

(ماہنامہ تحریک جدید ربوہ- اگست 1983ء)

بقیہ صفحہ 1

وفات پا گئیں- آپ کی عمر 80 سال تھی- اسی روز جنازہ بعد مغرب بیت المھدی میں محترم صوبیدار ریٹائرڈ صلاح الدین صاحب نے پڑھایا اور قبرستان نمبر 1 میں تدفین کے بعد محترم چوہدری غلام قادر صاحب دار النصر غربی ربوہ نے دعا کرائی- اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے-

○ اگرچہ جلسہ سالانہ 1996ء منعقد نہیں ہو گا لیکن ربوہ میں ہر دینی اہتمام جو پہلے ہوا کرتا تھا ہونا باعث برکت ہے- "عبادت" اہتمام سے کی جائے اچھی اچھی باتیں بیوت الحمد میں حاضرین کو بتائی جائیں- اور دوست ایک دوسرے سے نہایت اخلاص کے ساتھ ملیں- اور ایک دوسرے کے احوال سے آگاہی حاصل کریں- جس حد تک کسی کی مدد کی جا سکتی ہو ضرور کی جائے-

احمدیت کی ترقی کے لئے دعاؤں کو اولیت دی جائے-

بقیہ صفحہ 1

جاؤ' اس کے ہاتھ بن جاؤ' جب تمہارا بھائی ایک چیز چھوڑ جاتا ہے تو اس سے قطع نظر کہ اس نے تمہیں حفاظت کے لئے کہا یا نہیں کہا' تمہیں فکر لاحق ہو جانی چاہئے کہ میرے بھائی کو نقصان نہ پہنچ جائے- یہ بہت ہی اعلیٰ درجے کے اخلاق ہیں جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے ہیں اور جن کے نتیجے میں تمام مالی بد معاملگیاں سب ختم ہو سکتی ہیں کوئی بھی ان میں باقی نہیں رہ سکتی- جس شخص کی روح یہ ہو کہ اپنے بھائی کی یعنی ہر دوسرے کی چیز کی اس کی عدم موجودگی میں حفاظت کر رہا ہو- اس کے لئے ممکن کس طرح ہے کہ وہ ہر وقت دماغ لڑائے کہ کس طرح میں شراکت کی ترکیب کروں' کس طرح ہم ایک دوسرے مل کر کچھ سودے کریں' جب منافع ہوں تو میں کوشش کروں کہ زیادہ منافع ملے- میرے ہاتھ آ جائے- نقصان ہوں تو کوشش ہو کہ بڑا نقصان اس کے پلے پڑ جائے- یہ باتیں سوچنے والے کبھی غیب میں کسی کے مال کی حفاظت کر سکتے ہیں!؟ اس لئے بہت ضرورت ہے کہ ہمارے جو معاملات ہیں ان کو اتنا صیقل کریں- اتنا مانجھیں' اتنا صاف کریں کہ دنیا میں احمدیوں سے بڑھ کر نیک معاملہ کرنے والی کوئی قوم نہ ہو آپ کے تعلقات اب دنیا میں پھیل رہے ہیں' بہت وسعت اختیار کر رہے ہیں' ہر قسم کی قومیں آ رہی ہیں- ان میں سے کچھ مالدار بھی ہوں گے جو آئیں گے' کچھ ضرورت مند بھی ہوں گے جو آپ کے ساتھ تجارتی معاملات بھی کریں گے اور آپ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے وہاں یہ خلق ہے جو امت واحدہ بنانے میں بہت عظیم کردار ادا کرے گا- اور اگر یہ خلق آپ کو نہ نصیب ہوا تو بنے ہوؤں کو توڑنے اور بکھیرنے میں سب سے بڑا گناہ آپ کو ہو گا-

(از خطبہ 3- جون 1994ء)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف پر کرپشن کے الزامات کی فہرست صدر مملکت کو پیش کر دی گئی ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو سمیت دیگر اہم شخصیات کے نام بھی اس فہرست میں شامل ہیں۔ پیپلز پارٹی کی اعلیٰ قیادت کے بارے میں رپورٹ دوسرے مرحلے میں آئے گی۔ الزامات میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے نواز شریف نے لاہور میں 9 کروڑ روپے کے پلاٹ انتہائی کم قیمت پر پسندیدہ لوگوں کو الاٹ کر دیئے۔ ان اختیارات کے ناجائز استعمال پر ابتدائی کارروائی کی جائے گی۔ مسٹر منظور احمد وٹو نے خلاف 11 مقدمات دستاویزی ثبوت کے ساتھ ایوان صدر کو پیش کر دیئے گئے۔

○ پیپلز پارٹی کے ترجمان نے غنویٰ بھٹو اور نواز شریف کے اتحاد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ نواز غنویٰ اتحاد سے مرتضیٰ کی روح تڑپ گئی ہوگی۔ مرتضیٰ کا مشن بھٹو کے قاتلوں کے خلاف جنگ تھا' سمجھوتہ نہیں تھا۔ ترجمان نے کہا کہ یہ اتحاد صدر لغاری کی کوششوں کا ثمر ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ کی ضمانت کی درخواست مسترد کر کے ان کو عدالتی ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا ہے۔ عدالت نے جسمانی ریمانڈ کے لئے ایف آئی اے کی درخواست تسلیم نہ کرتے ہوئے سابق وزیر اعلیٰ سندھ کی خواہش پر ان کو جیل بھیج دیا۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جناب جسٹس مامون قاضی جناب جسٹس کمال منصور عالم اور جسٹس مسز ماجدہ رضوی پر مشتمل فل بنچ نے حکومت سندھ کی طرف سے معزول وزیر اعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ کی معزولی کے خلاف دائر کردہ رٹ درخواست کی سماعت طرفین سے مشورہ کے بعد 5۔ جنوری 1997ء تک ملتوی کر دی ہے۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کی کرپشن کے ثبوت چند روز تک احتساب کمشنر کو پیش کر دیں گے قومی خزانے کو لوٹنے یا اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے والا کوئی شخص احتساب سے بچ نہیں سکتا۔ عوام کرپٹ سیاستدانوں کو سولی پر لٹکا دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر لغاری انتخابات پر اثر انداز نہیں ہو رہے۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ غنویٰ بھٹو سے اتحاد اپنے نظریہ سے انحراف نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشکوک جماعتوں کے لئے ڈالر اور پونڈ آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قاضی حسین احمد نے تین ماہ قبل الیکشن کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ الیکشن کرا لینے سے ان کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ اب پتہ نہیں ان کا مقصد کیا ہے۔ مسٹر نواز شریف نے کہا کہ غنویٰ سے اتحاد پر اعجاز الحق نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بے نظیر بھٹو کی طرف سے دھاندلی کے الزامات پر مسٹر نواز شریف نے کہا کہ ان کو الیکشن کا انچارج بنا دیں پھر انتخابات منصفانہ ہو جائیں گے۔

○ مسٹر نواز شریف صرف حلقہ 95 لاہور سے الیکشن لڑیں گے۔

○ میرٹ کے خلاف ٹکٹوں کی تقسیم کے الزامات پر نواز شریف کی رہائش گاہ کے باہر احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ جنرل اختر عبدالرحمان کے دو بیٹے ہمایوں اختر اور ہارون اختر کے حامی سیکیورٹی گارڈز کے روکنے پر مشتعل ہو گئے اور دھکے دیتے ہوئے اندر داخل ہو گئے جہاں انہوں نے زبردست نعرہ بازی کی۔ جڑانوالہ سے اصغر چوہدری' لاہور سے طارق بانڈے اور بعض دیگر امیدواروں کے حامیوں نے بھی نعرہ بازی کی۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ تمام سیاسی پارٹیاں پرانے لوگوں کو ہی ٹکٹ دے رہی ہیں۔ یہی لوگ دوبارہ ایوانوں میں پہنچ گئے تو یہ تبدیلی بے مقصد ہوگی۔

○ نگران وفاقی وزیر جاوید جبار نے پرائیویٹ ٹی وی چینل کا لائسنس حاصل کر لیا ہے۔ یہ ٹی وی آئندہ سال نشریات کا آغاز کرے گا۔ برطانوی کمپنی سے معاہدہ طے پا گیا ہے۔ بے نظیر بھٹو نے ان کی درخواست مسترد کر دی تھی۔

○ خلیج کے روزنامہ گلف نیوز نے دعویٰ کیا ہے کہ نواز شریف نے فوج کے آئینی کردار کی حمایت کر دی ہے۔

○ لاہور سے کراچی جانے والی شالیمار ایکسپریس حادثہ کا شکار ہو گئی جس سے لاہور اور ساہیوال کے درمیان گاڑیوں کی آمد و رفت دو گھنٹے معطل رہی۔ حادثہ میں 50۔ افراد زخمی ہو گئے۔ یہ حادثہ نور محمد موکل ریلوے اسٹیشن پر پیش آیا۔

○ فیصل آباد میں چوری اور ڈکیتی کی وارداتوں میں 8 لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔ تربیلہ میں بینک ڈکیتی کی کوشش میں ڈاکو اور گارڈ دونوں ہلاک ہو گئے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ سندھ کی معزولی کے خلاف آئینی درخواست کے جواب میں حکومت سندھ نے جو جواب پیش کیا ہے اس میں اعتراف کیا گیا ہے کہ عبداللہ شاہ کا یہ موقف درست ہے کہ معزول وزیر اعظم بار بار کہتی رہیں کہ ان کے بھائی کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت ہلاک کیا گیا ہے۔ حکومتی جواب میں سوال کیا گیا ہے کہ یہ سازش کس نے کی ہے؟ جواب میں کہا گیا ہے کہ خود غنویٰ بھٹو نے پہلے یہ الزام اس لئے نہیں لگایا تھا کہ ان کے سر پر تلوار لٹکی ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنی اور اپنے بچوں کی جان بچانے کے لئے احتیاط سے کام لیا۔

○ نااہلی کے خوف سے پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے 75 فیصد امیدواروں نے اپنے رشتہ داروں کو متبادل امیدوار بنا لیا ہے۔

○ کراچی میں آئل ٹینکرز نے احتجاجاً کام بند کر دیا۔ تیل کی سپلائی بند ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام یہ سوچ کر نکلیں کہ ملک کو بچانے کے لئے ووٹ دینا ہے یہودیوں کی گود میں ڈالنے کے لئے نہیں۔ ووٹ تقسیم ہونے کا نتیجہ قوم 1971ء میں دیکھ چکی ہے۔

○ مسٹر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کسی "بھٹو" سے اتحاد کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ ایسا اقدام مسلم لیگ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا۔ ہم خوش نہیں۔ نواز شریف نظر ثانی کریں۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جناب جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ انتخابی قوانین بہتر بنا کر ڈاکوؤں اور سمگلروں پر پارلیمنٹ کے دروازے بند کر دیئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ 1985ء کے بعد کی اسمبلیوں نے 8ویں ترمیم کے تحت حلف اٹھایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے یہ ترمیم قبول بھی کر لی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کہا ہے کہ زرداری کو قتل کیس میں پھنسا کر مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسمبلی کے قاتلوں کا یوم حساب قریب آ رہا ہے۔ وہ اب پریشان ہیں کہ کیسے بچیں۔ نگران قوم کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ سندھ خاندانی رنجشوں کا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ قوم سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلے کی منتظر ہے۔

ذرا توجہ فرمائیے
دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو طلب کرتی ہے
تندرستی، طاقت اور توانائی کے لئے
ہمدردانہ مشورہ کامیاب علاج
طب یونانی کے مایہ ناز ادویہ!
• زدجام عشق خاص • زدجام عشق
• کشتہ چاندی کی گولیاں • نواب شاہی
• شباب آور موتی • تاخیری
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 - 211434 (04524)

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
دوکان: 212837
گھر: 212175
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ

8 فٹ سائز سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلیویژن کا رزلٹ 100% شاندار
(یعنی عام 16 فٹ ڈش کے برابر)
• اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل ڈش
• آزمودہ مشہور زمانہ
ونر سیٹ ریسیور نیا ماڈل
• گارڈنر LNB امریکہ اور جاپانی وائر
• تمام اشیاء جینوئن اور No 1 گارنٹی کیساتھ
فری فٹنگ • فری سروس • پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت۔

ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
آپکی سہولت کیلئے ہمارے فون نمبر
04524 - 211274
213123
213223

فرحت علی جیولرز اینڈ ذری ہاؤس
یادگار روڈ (نزد چوک حضرت اماں جان) ربوہ

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد
ادارہ
ڈالر ہٹ
پروپرائیٹر: ملک عبدالصمد
آفس نمبر 8-A گیلری نمبر 4
ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ
فیصل آباد
فون دفتر 730288 رہائش 726524
موبائیل: 661524 - 0300